

## 36663 - اوصاف اور جنس کے لحاظ سے افضل قربانی

### سوال

قربانی کے جانوروں میں افضل کیا ہے ، اونٹ ، بکرا یا گائے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جنس کے اعتبار سے سب سے افضل اونٹ ، اس کے بعد گائے اگر مکمل یعنی ایک ہی شخص قربانی کرنے کی حالت میں یہ افضل ہوگی ، اس کے بعد بکرا مینڈھا وغیرہ ، اس کے بعد اونٹ میں حصہ ڈالنا اور اس کے بعد گائے میں حصہ ڈالنا ۔

اور صفات کے اعتبار سے سب سے افضل قربانی وہ ہے جو خوبصورت موٹی تازی اور گوشت میں زیادہ ہو ۔

صحیح بخاری میں ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سینگوں والے دو سیاہ و سفید مینڈھے ذبح کیا کرتے تھے ۔

الکبش : بھیڑ میں سے نریعنی مینڈھے کو الکبش کہا جاتا ہے ۔

الاملاح : وہ جس کا سفید رنگ سیاہ میں ملا ہوا ہوتو سیاہ میں سفید رنگ والے کو الاملاح کہتے ہیں ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سینگوں والا مینڈھا ذبح کیا جس کا منہ اور آنکھیں اور پاؤں سیاہ تھے ۔

اسے چاروں نے روایت کیا ہے ، اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن صحیح کہا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد ( 2796 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

الفحیل کا معنی نر ہے ۔

اور حدیث میں یا کل فی سواد سے آخر الفاظ تک سے مراد یہ ہے کہ اس کے منہ اور آنکھوں اور پاؤں کے بال سیاہ تھے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرتے تو دموٹے تازے مینڈھے خریدتے ، اور ایک روایت میں ہے کہ موجوء مینڈھے خریدتے ۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسند احمد میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرادیا ہے ۔ دیکھیں صحیح ابن ماجہ ( 3122 ) ۔

حدیث میں استعمال الفاظ کے معانی :

السمین : گوشت اور چربی کی کثرت والا ۔

الموجوء : خصی جانور کو کہتے ہیں ، اور یہ گوشت کے اعتبار سے غالباً فحل سے بہتر اور اکمل ہوتا ہے ، اور فحل ( ساند یعنی نرجانور ) خلقت اور اعضاء کے اعتبار سے کامل ہوتا ہے ۔

قربانی میں سے جنس اور اوصاف کے لحاظ سے افضل جانور یہ ہیں ۔

اور ان میں سے قربانی کے لیے مکروہ مندرجہ ذیل ہیں :

1. العضاء : جس جانور کا نصف یا نصف سے زیادہ کان یا سینگ کٹا ہوا ہو اسے عضاء کہا جاتا ہے ۔

2. المقابلة : باء پرزبر ہے ، وہ جانور جس کا کان اگلے حصہ سے چوڑائی میں کٹا ہوا ہو ۔

3. المدابرة : باء پرزبر ہے ۔ وہ جانور جس پچھلی جانب سے چوڑائی میں کان کٹا ہوا ہو ۔

4. الشرقاء : جس کا کان لمبائی میں کٹا ہوا ہو ۔

5. الخرقاء : جس کے کان میں گول سوراخ ہو ۔

6. المصفرة : جس کا کان بالکل کاٹ دیا گیا حتیٰ کہ کان کا سوراخ ظاہر ہو جائے ، اور المہزولة بھی کہا گیا ہے کہ جب اس کی کمزوری اس حد تک نہ پہنچی ہو کہ اس سے گودا ہی ختم ہو جائے ۔

7. المستاصلة : جس کا مکمل سینگ ختم ہو جائے ۔

8. البخقاء : کانی آنکھ والا جانور جس کی آنکھ تو صحیح حالت میں ہی رہے لیکن اس کی نظر جاتی رہے ۔

9. المشیعة : وہ جو کمزوری کی بنا پر ریوڑ کے ساتھ نہ چل سکے لیکن اسے ریوڑ کے ساتھ ملانے کے لیے ہانکنا پڑے ۔

یا مشددہ پرزیر بھی پڑھی جاسکتی ہے اور اس حالت میں اس کا معنی ہوگا کہ جو کمزوری کی بنا پر ریوڑ سے پیچھے رہ جائے تو وہ مشیہ کی طرح ہوگی -

یہ وہ مکروہات ہیں جن کے بارہ میں احادیث میں نہیں پائی جاتی ہے کہ جن جانوروں میں یہ عیب پائے جاتے ہوں ان کی قربانی کرنے سے منع کیا ہے یا پھر اس سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ، اور اسے کراہت پر اس لیے محمول کیا گیا ہے کہ اس اور براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ کی حدیث میں جمع ہوسکے -

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب یہ پوچھا گیا کہ قربانی کا جانور کن عیوب سے صاف ہونا چاہیے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا چار عیوب سے :

( وہ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو ، اور آنکھ کے عیب والا جانور جس کی آنکھ کا عیب واضح ہو ، اور بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو ، اور وہ کمزور و ضعیف جانور جس کا گودا ہی نہ ہو ) امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے موطا میں روایت کیا ہے -

اور ان مکروہات کے ساتھ اس طرح کی اور بھی اشیاء ملحق کی جائیں گی تو مندرجہ ذیل کی بھی قربانی مکروہ ہے :

1. البتراء : اونٹ گائے بھیڑ بکری میں سے جس کی نصف یا زیادہ دم کٹی ہوئی ہو -

2. جس کی نصف سے کم چکی کٹی ہوئی ہو اور اگر نصف یا اس سے زیادہ کٹی ہوئی ہو تو جمہور اہل علم کے کہنا ہے کہ یہ قربانی نہیں ہوگی ، لیکن جس کی پیدائشی طور پر ہی چکی نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں -

3. جس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہو -

4. جس کا کوئی دانت گر چکا ہو ، اگرچہ وہ سامنے کے چار دانتوں میں سے ہی کیوں نہ ہو ، لیکن اگر پیدائشی طور پر ہی نہ ہو تو اس میں کوئی کراہت نہیں -

5. جس کے تھنوں میں سے کچھ حصہ کٹا ہوا ہو ، لیکن اگر پیدائشی طور پر بالکل موجود ہی نہیں تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے اور اگر تھن صحیح و سلامت ہونے کے باوجود دودھ آنا رک جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں -

اور اگر ان پانچ مکروہات کو پہلی نو سے ملایا جائے تو یہ ساری چودہ مکروہات بنتی ہیں - .